# Aligarh Journal of Interfaith Studies

AJIS

Reviewed, , Open Access International Journal

ISSN: 2582-7553 | Impact Factor | ESTD Year 2020

HOME ABOUT US CURRENT ISSUE ARCHIEVES INDEXING SUBMIT PAPER AUTHOR GUIDE CONTACT


# عصر جدید کے مسائل اور ان کا حل

# قرآن وحدیث کے روشنی میں


## ماجد احمد

ریسرچ اسکالر، شعبہ ٔسنی دینیات, علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ



**ARTICLE DETAILS**

**Article History**

Published Online: _Published

–

**Keywords**:

- Sīrate Nbavi
- Contemporary issues
- Islamic solutions-


**ABSTRACT**


ضرورت اس بات کی ہے کہ سیرت طیبہ ؐ کا نئے انداز اور نئے زاویوں سے مطالعہ کیا جائے ۔رسول کریم ﷺ کی سیرت طیبہ ؐ کی روشنی میں عصر حاضر کے انسان کے مسائل زندگی اور درپیش عملی مشکلات کا حل ڈھوڈنے کا تصور اہل اسلام خصوصا علماء اور محققین سیرت طیبہ ؐ کی طرف سے ایک مبارک قدم ہے ۔ آج کا انسان بے شمار مسائل میں گھرا ہوا ہے ۔یہ مسائل معاشی بھی ہیں، سیاسی بھی اور اخلاقی بھی۔ آج ہماری ہی نہیں بلکہ دنیا کی اصلاح کے لئے بھی اخلاق کی اصلاح ضروری ہے۔ رسول اللہ ؐ کی زندگی میں بہترین اخلاق کا عملی نمونہ ملتا ہے۔ اسی طرح کا خاتمہ اور تعلیم کا فروغ عصر حاضر کی ایک اہم ضرورت ہے۔ اس وقت ضرورت

ISSN:2582-7553

Peer-Reviewed International Journal
June 2021, Volume 1, Issue 4

| | |
|---|---|
| اس بات کی ہے کہ سیرت نبویؐ کی روشنی میں ہم ناخواندگی کو علم کی روشنی میں کیسے تبدیل کریں۔<br>سیاسی مسائل میں اس وقت دنیا میں بدامنی بہت بڑا مسئلہ ہے۔بڑی بڑی حکومتیں چھوٹی چھوٹی حکومتوں پر ہر قسم کے ظلم روار کھتی ہیں، عدل وانصاف کا حصول بھی نامکمل ہے۔ حضور ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر جو ارشاد فرمایا اگر اس کو سامنے رکھا جائے اور اس پر غور کیا جائے تو اس سے عزت، جان ومال کی حفاظت اور امن وامان کے معاملے میں بہت رہنمائی ملتی ہے۔ عصر جدید کا ایک سنگین مسئلہ غربت بھی ہے ۔جس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ترقی یافتہ ممالک نے تجارتی اور اقتصادی میدان میں اپنی اجارہ داری قائم کررکھی ہے۔۔ نبی اکرمؐ نے ایک فلاحی ریاست کی بنیادرکھی۔زکوۃ وصدقات کے نظام کے ذریعے سے غربت کا خاتمہ کیا گیا۔ سود کو اللہ نے اپنے اور رسولؐ کے خلاف اعلان جنگ قرار دیا کیوں کہ غربت کی ایک وجہ سودی لین دین بھی ہے۔ رسول اللہؐ نے غربت کے خاتمہ کے لئے عملی اقدامات کیئے۔ | |

رسول کریم ﷺ کی سیرت طیبہؐ کی روشنی میں عصر حاضر کے انسان کے مسائل زندگی اور درپیش عملی مشکلات کا حل ڈھوڈنے کا تصور اہل اسلام خصوصا علماء اور محققین سیرت طیبہؐ کی طرف سے ایک مبارک قدم ہے، کیونکہ ہر ایک انسانی تشنگی کو مٹانے کا سامان بھی اس میں موجود ہے اور اس میں ایسی روشنی موجود ہے کہ ہر تاریک گوشے اور

قلب انسانی کے ہر زاویے کو ہر جگہ اور ہر زمانے میں منور کرتی رہیں گی۔ سیرت نبوی کا تاریخی زمانہ تیئیس سال سے کچھ اور زیادہ عرصے پر محیط ہے۔اس عرصہ میں علم و عمل کے علمبردار پیغمبر انسانیت کو اتنے مراحل پیش آئے، اتنے واقعات و حوادث کا سامنا ہوا اور آپؐ نے اتنے عملی نمونے چھوڑے ہیں جو نہ صرف قابل یقین ریکارڈ میں ثابت اور محفوظ ہیں بلکہ اتنے تنوع اور کثرت کے ساتھ موجود ہیں کہ ان میں ہر زبان و مکان کے انسانی مسائل ومشکلات کا حل تلاش کیا جاسکتا ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ سیرت طیبہ کا نئے انداز اور نئے زاویوں سے مطالعہ کیا جائے، روایتی انداز میں اقوال وواقعات سیرت کو دہراتے رہنے اور صرف جگالی کرتے رہنے سے بات آگے نہیں بڑھ سکتی ان احوال وواقعات کے محض تکرار تک ہی سیرت نگاری کو محدود رکھنا کار ثواب و برکت تو یقیناہو گا مگر اس انداز سے کوئی نئی بات پیدا نہیں کی جاسکتی اور نہ اس سے کسی مسئلے کا حل نکالا جاسکتا ہے۔

آج کا انسان بے شمار مسائل میں گھرا ہوا ہے۔یہ مسائل معاشی بھی ہیں، سیاسی بھی اور اخلاقی بھی۔ کہیں انفرادی مسائل ہیں تو کہیں اجتماعی، غربت بھی اور مفلسی بھی

۔آخر کار ان مسائل کا کوئی حل بھی ہے؟یقیناعصر جدید کے ان تمام مسائل کا حل سیرت طیبہ ﷺ میں موجود ہے۔ آپؐ کی سیرت مقدسہ ایک مکمل دستور حیات ہے۔اس لئے اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ "لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ"۔[1]یعنی تمہارے لئے رسول اللہؐ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔

اس دستور حیات میں عصر جدید کے طور اطوار کی اصلاح موجود ہے۔ آج کے اس ترقی یافتہ دور کا انسان ستاروں پر کمند اور چاند پر اپنا قدم جمانے کے باوجود گونا گوں مسائل میں گھرا ہوا ہے۔معاشی اور معاشرتی مسائل میں بڑھتی ہوئی آبادی ،غربت،ناخواندگی اور جہالت،بے روز گاری،بیماری،مہنگائی،معاشی بد حالی اور معاشی نا ہمواریاں قابل ذکر ہیں۔طبقاتی کشمکش ،نسلی امتیاز ، آزادی نسواں کا مسئلہ،عائلی نظام میں شکست وریخت کا عمل،منشیات کا استعمال،شراب نوشی،لا قانونیت،ناجائز ذرائع سے دولت کمانے کا جنون ،مذہب سے دوری و معاشرتی بے راہ روی ،الحاد و دہریت،معاشرتی بد حالی اور بدامنی بین الاقوامی بد نظمی،بے حیائی اور مغرب کی اندھی تقلید قابل توجہ مسائل ہیں۔

ISSN:2582-7553
Peer-Reviewed International Journal
June 2021, Volume 1, Issue 4

آپؐ نے صرف ۲۳ سال کی قلیل مدت میں نہ صرف عرب بلکہ پوری دنیا کے لئے ہدایت کی ایک ایسی مشعل روشن کی جس کی روشنی قیامت تک لوگوں کی راہنمائی کرتی رہے گی۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس دور کے چند مسائل اور سیرت نبویؐ کی روشنی میں ان کا کچھ حل بیان کیا جائے۔

(۱) اخلاقی، روحانی اور فکری مسائل:۔

اس وقت دنیا میں توحید سے دوری اور شرک عام ہے اسی طرح بے پردگی کو ترقی کا باعث سمجھا جارہا ہے اخلاقی قدریں ناپید ہو چکی ہیں اولاد والدین سے لا تعلق ہے، اسی طرح تعلیمی لحاظ سے بھی انحطاط ہے۔ حضور ﷺ نے اصلاح عقیدہ پر بہت زور دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:۔۔۔۔۔"اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُونَ، اُولٰٓئِکَ اَصْحَابُ الْجَنَّۃِ خَالِدِیْنَ فِیْہَا جَزَاءً بِمَا کَانُوا یَعْمَلُونَ"۔۲ (بلاشبہ جن لوگوں نے کہہ دیا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر اس پر جم گئے ان کے لئے نہ خوف ہو گا نہ غم ہو گا یہی لوگ جنت میں جانے والے ہیں۔ جہاں وہ اپنے اعمال کی وجہ سے ہمیشہ رہیں گے)۔

اس کے متعلق حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ :"قل آمنت باللہ ثم استقم"۔۳ (کہ دیجئے میں اللہ پر ایمان لایا پھر اس پر ثابت قدم رہ)

موجودہ دور میں عقیدہ توحید پر صحیح ایمان لانے سے انسان بہت سے مصائب اور پریشانیوں سے نجات پاجاتا ہے حضور ﷺ نے اخلاق بے راہ روی کی اصلاح کی بلکہ آپ ﷺ نے اس انسان کی تعریف کی جو اس صفت کا کامل ہو فرمایا:"اکمل المومنین ایمانا احسنھم خلقا"۔۴ (مومنوں میں سے کامل ایمان والا وہ ہے جو بہترین اخلاق کا حامل ہے)

رسول اللہؐ کی زندگی میں بہترین اخلاق کا عملی نمونہ ملتا ہے آپ ﷺ نے کبھی کسی کو برا بھلا نہ کہا نہ کبھی کسی کو ڈانٹا بلکہ خادم رسولؐ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ اگر کبھی میں کوئی کام نہ کرتا تو کبھی حضورؐ نے مجھے نہ ڈانٹا اسی لئے اللہ تعالی نے آپؐ کے متعلق فرمایا:"وانک لعلی خلق عظیم"۔۵

آج ہماری ہی نہیں بلکہ دنیا کی اصلاح کے لئے بھی اخلاق کی اصلاح ضروری ہے اولاد کی بہترین تربیت ضروری ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری ہے کہ:"وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا

ISSN:2582-7553
176 | P a g e
Peer-Reviewed International Journal
June 2021, Volume 1, Issue 4
AJIS

تعبُدُواْ إِلاَّ إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً"۔٦(تم لوگ کسی کی عبادت نہ کرو مگر صرف اس کی اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو(

آپؐ کی پوری زندگی علم کو پھیلانے میں گزری آپؐ نے علم حاصل کرنے کی ترغیب دی فرمایا کہ:"من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین"۔٧(اللہ تعالی جس کے لئے بھتری چاہتاہے اس کو دین کی سمجھ عطافرماتاہے(

آگے اللہ تعالی ارشاد فرماتاہے کہ:"یُؤتِی الْحِکْمَۃَ مَن یَشَاءُ وَمَن یُؤتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ أُوتِیَ خَیْراً کَثِیراً"۔٨(جس کو چاہتاہے حکمت عطاکرتاہے اور جس کو حکمت ملی اسے حقیقت میں بڑی دولت مل گئی(

آپؐ نے اپنی عملی زندگی سے صحابہ کرامؓ کو علماء کے ادب و احترام کا سبق دیا،موجودہ دور میں ہماری ترقی کا باعث علم کا حصول ہی ہے۔

)٢(ناخواندگی اور جہالت:۔

جہالت کا خاتمہ اور تعلیم کا فروغ عصر حاضر کی ایک اہم ضرورت ہے کیونکہ عالم اسلام سائنسی میدان اور علم حصول کی دنیامیں اقوام عالم سے بہت پیچھے ہے۔اس وقت

ISSN:2582-7553
Peer-Reviewed International Journal
June 2021, Volume 1, Issue 4

ضرورت اس بات کی ہے کہ سیرت نبویؐ کی روشنی میں ہم ناخواندگی کو علم کی روشنی میں کیسے تبدیل کریں تاکہ ہم بھی مغربی اقوام کی طرح ترقی کی منازل طے کر سکیں۔ حضور ﷺ نے فروغ تعلیم کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ:"طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم"۔9 (علم طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے(

حضور ﷺ نے حضرت خدیجہؓ کے گھر میں پھر دار ارقم اور شعب ابی طالب میں یہ سلسلہ قائم رکھا۔ مدینہ سے عقبہ ثانیہ کے بعد حضرت مصعب بن عمیرؓ کو معلم بنا کر روانہ فرمایا کہ وہ قرآن مجید کی تعلیم دیں۔10 مدینہ میں مسجد نبوی کے اندر صفہ کی درسگاہ تھی۔ اس طرح دیگر مساجد میں تعلیم و تعلم کا سلسلہ مسجد قبا میں بھی تھا جس کا ابن عبد البرؒ نے ذکر کیا ہے کہ:"حدثنی عشر من اصحاب رسول اللہ قالو اکنا نتدارس العلم فی مسجد قبا اذ خرج علینا رسول اللہ فقال: تعلموا ما شئتم ان تعلموا فلن یاجرکم اللہ حتی تعلمو"۔11 (نبیؐ کے دسیوں صحابہ نے مجھ سے بیان کیا کہ ہم لوگ مسجد قبا میں علم دین سیکھتے پڑھتے پڑھاتے تھے، اس حال میں کہ نبیؐ ہمارے پاس آئے اور فرمایا کہ جو چاہو تم لوگ پڑھو جب تک عمل نہیں کرو گے اللہ اجر و ثواب نہیں دے گا)۔

 © 2020Copyright AJIS

آپؐ ان کو قرآن، حدیث، فقہ اور دین کی تعلیم دیتے تھے۔ یہ مسجد نبوی کا وہ ستون تھا جس سے حضرت ابو لبابہؓ نے غزوہ تبوک میں شرکت نہ کرنے کی وجہ سے اپنے آپ کو باندھ لیا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالی نے ان کی توبہ قبول کرلی۔ نبی کریم ﷺ اس کے پاس اکثر نوافل پڑھا کرتے تھے اور یہیں صبح کی تعلیمی مجالس قائم فرماتے تھے۔

حضرت ابو موسی اشعریؓ کا بیان ہے کہ نبی کریمؐ نماز فجر ادا فرمالیتے تو ہم لوگ آپؐ کے پاس بیٹھ جاتے اور ہم میں سے کوئی آپؐ سے قرآن کے بارے میں سوال کرتا کوئی فرائض کے بارے میں دریافت کرتا اور کوئی خواب کی تعبیر معلوم کرتا تھا۔ [۱۲] نبی کریمؐ نے تعلیم و تعلم کا اہتمام اگرچہ مکہ میں ہی میں قائم کردیا تھا لیکن مدینہ پہنچ کر تعلیمی و تبلیغی سرگرمیوں میں اور اضافہ کردیا تھا۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ نے ایک مکان میں تدریس کا سلسلہ شروع کیا یہی سلسلہ آپؐ کی تشریف آوری پر اصحاب صفہ کی اقامتی یونیورسٹی بن گیا۔ جس میں دور دور سے طالب علم آکر قیام کرتے اور علم حاصل کرتے تھے۔ سب سے بڑے حافظ حدیث اور فقیہ صحابی حضرت ابو ہریرۃؓ جن سے پانچ ہزار سے زیادہ احادیث مروی ہیں اسی درسگاہ کے طالب علم تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی کو تعلیم و

تدریس کے لئے وقف کیا۔ مسلمانوں میں اس کے باوجود عربی لکھنے والوں کی تعداد بہت کم تھی۔اس زمانہ میں رسم الخط اپنی ابتدائی حالت میں تھا،اسی وجہ سے اسکا سیکھنا بے حد مشکل تھا،جنگ بدر میں جب قریش کے ستر سر کردہ افراد گرفتار ہو کر آئے تو پتہ چلا کہ ان میں سے چند ایسے قیدی بھی ہیں جو لکھنا پڑھنا جانتے ہیں۔ آپؐ نے موقع کو غنیمت جانتے ہوئے ان کے لئے شرط مقرر کی کہ اگر ان میں سے ہر قیدی مدینہ منورہ کے دس مسلمان بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دیگا تو رہا کر دیا جائیگا اور یہ تعلیمی خدمت ہی ان کی رہائی کا سبب بن جائیگی۔[۱۳]

رسول اللہ ﷺ کے نظام تعلیم کی یہ خصوصیت ہے کہ اس پر کسی کی اجارہ داری نہیں ہے اور اس کا خاصی پہلو تعلیم کے ساتھ تربیت و تزکیہ ہے۔جو دیگر نظام تعلیم کے نظریات میں نہیں ہے۔

)۳(سیاسی مسائل:۔

سیاسی مسائل میں اس وقت دنیا میں بدامنی بہت بڑا مسئلہ ہے۔بڑی بڑی حکومتیں چھوٹی چھوٹی حکومتوں پر ہر قسم کے ظلم روا رکھتی ہیں،عدل و انصاف کا حصول بھی نامکمل

ISSN:2582-7553
Peer-Reviewed International Journal
June 2021, Volume 1, Issue 4

ہے۔ حضور ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر جو ارشاد فرمایا اگر اس کو سامنے رکھا جائے اور اس پر غور کیا جائے تو اس سے عزت، جان ومال کی حفاظت اور امن و امان کے معاملے میں بہت رہنمائی ملتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ: "ان دماء کم واموالکم علیکم حرام کحرمۃ یومکم ھذا فی شھرکم ھذا فی بلدکم ھذا"۔[۱۴] (بلاشبہ آپ کا خون آپ کا مال ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح اس دن، اس مہینہ اور اس شہر کی حرمت ہے)۔

اس وقت دنیا کی بد امنی حضور ﷺ کی سیرت پاک سے دوری کا نتیجہ ہے طاقتور کمزور کو اپنے ظلم کا نشانہ بناتے ہیں، بڑی بڑی حکومتیں چھوٹی چھوٹی حکومتوں پر جو چاہیں ظلم کرتی ہیں۔ اسلام صاحب اقتدار لوگوں پر ظلم نہیں کرتا بلکہ ان کے معاملات کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے خلیفہ بننے کے بعد پہلے خطبے میں ارشاد فرمایا کہ: "لوگوں میں تمہارا ولی مقرر کیا گیا ہوں میں تم سے بہتر نہیں ہوں، اگر میں بہتر کام کروں تو میری مدد کرنا اگر غلط کام کروں تو درست کر دینا تم میں سے جو کمزور ہے وہ میرے نزدیک قوی ہے، یہاں تک کہ اس کا حق نہ دلا دوں۔ اور تم میں سے جو قوی ہے میرے نزدیک ضعیف ہے یہاں تک کہ اس سے کمزور کا حق لے لوں۔ میری اس وقت تک

اطاعت کرو جب تک میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کروں اگر اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت نہ کروں تو تم پر میری اطاعت واجب نہیں۔۱۵

حکمران اسی صورت میں کامیاب ہوسکتے ہیں جب وہ حضور ﷺ کی زندگی کو مشعل راہ بنائیں گے۔رسول اللہ ﷺ نے حکمرانوں کو امن و امان کا ذمہ دار قرار دیا ارشاد فرمایا کہ:"کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ"۔۱۶(تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں معلوم کیا جائیگا)۔

رسول اللہ خود اس بات کا خیال رکھتے کہ امن وامان کی کیا صورت حال ہے۔آپؐ نے ایسے لوگ مقرر کئے جو چل پھر کر لوگوں کے حالات کا پتہ چلاتے اور مجرموں کے متعلق معلومات بہم پہنچاتے۔رسول اللہؐ روزانہ خود بھی معلوم کر کے فیصلہ فرماتے۔"میثاق مدینہ کی سیاسی لحاظ سے بہت اہمیت ہے اس معاہدہ میں رسول اللہؐ نے یہود کو شامل کیا۔یہود کی قوم مغضوب علیھم انبیاء کرام کی نافرمان ٹھہری اس نے ہٹ دھرمی سے انبیاء کرام کی تعلیمات کو جھٹلایا اس معاہدہ میں مسلمانوں کی حیثیت کو تسلیم کیا گیا،رسول اللہؐ کو تمام معاملات میں فیصل مانا گیا یہود کے علاوہ دیگر قبائل بھی اس میں شامل تھے تمام چیزوں کو

ISSN:2582-7553
Peer-Reviewed International Journal
June 2021, Volume 1, Issue 4

تحریر میں لایا گیا سب لوگوں کو اس میں مذہبی آزادی تھی آپس میں بہترین تعلقات رکھنے کی تاکید تھی مدینہ منورہ کی حفاظت کا عزم تھا"۔۱۷

اس معاہدے کے ہی فوائد ہوئے کہ ظاہری طور پر کچھ عرصے کے لئے مسلمانوں کو اطمینان ہو گیا اگر چہ یہودی ہمیشہ ہی شرارتیں کرتے رہے پھر ان کا ہر ایک قبیلہ اپنی حرکات کی وجہ سے باری باری اپنے انجام کو پہنچ گیا۔

اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حالات کے مطابق جائزہ لے کر انسان دشمنوں سے صلح کر سکتا ہے۔"صلح حدیبیہ میں بھی رسول اللہؐ نے کمال حوصلے اور عالی ظرفی کا مظاہرہ فرمایا:اس کی تمام شرائط مسلمانوں کے خلاف نظر آتی تھی اور ان سے توہین کا پہلو نظر آتا ہے لیکن رسول اللہؐ نے یہ معاہدہ کیا۔حالات نے ثابت کیا کہ یہ صلح مسلمانوں کے لئے بہت مفید ثابت ہوئی ہر ایک شق جو نقصان دہ معلوم ہوتی تھی مسلمانوں کے لئے اس کا فائدہ ہوا یہ معاہدہ دس سال کے لئے تھا اسی دور میں دعوت اسلام کا مسلمانوں کو موقع ملا ۔تمام بادشاہوں کی طرف اطمینان کے ساتھ خطوط لکھے گئے جن میں سے بعض کو اللہ تعالی نے اسلام قبول کرنے کی سعادت نصیب فرمائی"۔۱۸

ISSN:2582-7553
Peer-Reviewed International Journal
June 2021, Volume 1, Issue 4

اسی صلح کے درمیان ” رسول اللہؐ نے ہرقل کو خط لکھا جب خط پہنچا تو ابو سفیان بن حرب جو وہاں گئے تھے ۔ابو سفیان کو ہرقل نے بلا کر بعض سوالات کئے جن کے جوابات سن کر اس نے آپؐ کے نبی ہونے کی تصدیق کی“۔۱۹؎

۴) غربت:۔

عصر جدید کا ایک سنگین مسئلہ غربت بھی ہے۔جس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ترقی یافتہ ممالک نے تجارتی اور اقتصادی میدان میں اپنی اجارہ داری قائم کر رکھی ہے۔جس کی وجہ سے پسماندہ ممالک اقتصادی طور پر کمزور ہوگئے ہیں۔ترقی یافتہ ممالک نہ تو پسماندہ ممالک کی اشیاء خریدتے ہیں اور نہ ہی دلی طور پر ان کی معاشی ترقی چاہتے ہیں۔اقتصادی و سودی نظام کی پابندیوں سے ان کی معاشی حالت مزید خراب ہوتی جارہی ہے جبکہ ترقی یافتہ ممالک آپس میں ہی تجارت کو فروغ دیتے ہیں۔سیرت نبویؐ میں اس مسئلے کا حل موجود ہے۔نبی اکرمؐ نے ایک فلاحی ریاست کی بنیاد رکھی۔زکوۃ و صدقات کے نظام کے ذریعے سے غربت کا خاتمہ کیا گیا اور معاشی طور پر ایک دوسری عدد کو رواداری اور اخوت کا نام دیا۔اللہ نے امراء سے زکوۃ وصول کرنے کا نبی کریمؐ کو حکم دیا۔اور فرمایا”خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ

ISSN:2582-7553

**Peer-Reviewed International Journal**
**June 2021, Volume 1, Issue 4**

صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِم بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ"۔[20](اے نبیؐ: تم ان کے اموال میں سے صدقہ لے کر انہیں پاک کرو اور (نیکی کی راہ میں) انہیں بڑھائو اور ان کے حق میں دعائے رحمت کرو، کیونکہ تمہاری دعا ان کے لئے وجہ تسکین ہو گی، اللہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے(

سود کو اللہ نے اپنے اور رسولؐ کے خلاف اعلان جنگ قرار دیا کیوں کہ غربت کی ایک وجہ سودی لین دین بھی ہے۔اس لئے کا ارشاد ربانی ہے کہ:۔"یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ، فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ"۔[21](اے لوگو جو ایمان لائے ہو، خدا سے ڈرو اور جو کچھ تمہارا سود لوگوں پر باقی رہ گیا ہے، اسے چھوڑ دو، اگر واقعی تم ایمان لائے ہو، لیکن اگر تم نے ایسا نہ کیا، تو آگاہ ہو جائو کہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے تمہارے خلاف اعلان جنگ ہے۔اب بھی توبہ کر لو (اور سود چھوڑ دو) تو اپنا اصل سرمایہ لینے کے تم حق دار ہو(

رسول اللہؐ نے فرمایا کہ: الربا سبعون حوبا ایسرھا ان ینکح الرجل امہ"۲۲(سود کی ستر قسمیں ہیں اور ان میں سب سے ادنی یہ ہے کہ (گناہ کے اعتبار سے) کوئی شخص اپنی ماں سے نکاح کرے(

اسی طرح جب آپ نے سود کو ختم کرنے کا اعلان کیا تو ساتھ ہی ساتھ فرمادیا کہ :"میں سب سے پہلے اپنے چچا عباس کا سود معاف کرتا ہوں"۔۲۳

رسول اللہؐ نے غربت کے خاتمہ کے لئے عملی اقدامات کئے۔مثال کے طور پر "ایک دفعہ ایک شخص کو آپؐ نے مانگتے پھرتے دیکھا تو اس کو آپؐ نے روک دیا اور فرمایا: آپ کے گھر میں کوئی چیز ہے تو اس نے کہا ایک موٹا کمبل ہے جس کا بعض حصہ اوڑھ لیتے ہیں اور بعض حصہ بچھا لیتے ہیں اور ایک پیالہ ہے جس میں ہم پانی پیتے ہیں تو آپؐ نے فرمایا: وہ دونوں چیزیں لے آئو۔جب وہ دونوں چیزوں کو لے آیا تو رسول اللہؐ نے اپنے ہاتھ میں لے کر فرمایا: ان دونوں چیزوں کو کون خریدنا چاہتا ہے ایک آدمی نے کہا میں ایک درہم میں خریدوں گا۔آپؐ نے فرمایا کوئی ایک درہم سے زیادہ دینا چاہتا ہے ایک اور آدمی نے کہا میں دو درہم میں خریدلوں گا۔آپؐ نے وہ دونوں چیزیں لیکر اس سے دو درہم لئے اور مانگنے

Peer-Reviewed International Journal
June 2021, Volume 1, Issue 4
AJIS

والے انصاری کو دیکر فرمایا ایک درہم سے غلہ خرید و اور اپنے گھر والوں کو دے دو اور دوسرے درہم سے ایک کلہاڑا خرید کر میرے پاس لائو جب وہ لایا تو آپؐ نے اپنے ہاتھ سے دستہ ڈال دیا اور فرمایا جائو لکڑیاں اکٹھی کرواور بیچو اور فرمایا میں تم کو پندرہ دن تک نہ دیکھوں وہ آیا تو اس کے پاس دس درہم تھے بعض کے اس نے کپڑے خریدے اور بعض کا غلہ خریدا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا یہ آپ کے لئے اس بات سے بہتر ہے کہ مانگنے کی وجہ سے قیامت کے دن آپ کے چہرے پر سیاہی ہو"۔[۲۴]

رسول اللہؐ نے غریبوں کے ساتھ محبت کی اور صحابہ کو ان سے محبت کرنے کا درس دیا امتیازات ختم کر کے بھائی بھائی بنادیا۔ یہاں تک کہ حضور ﷺ اپنی حیات طیبہ میں غریب اور لاوارث لوگوں کا خصوصی خیال فرماتے تھے۔" حالانکہ آپؐ کے گھر کا یہ حال تھا کہ آپؐ کے گھر میں کئی کئی دن تک چولہانہ جلتا تھا"۔[۲۵] ہمارے ملک کے حکمراں عیش کی زندگی بسر کر رہے ہیں وزیر اعظم اور وزیر اعلی اور گورنر ہائوس کے بجٹ لاکھوں کروڑوں تک ہوتے ہیں لیکن غرباء بے چارے نان جویں کو ترستے ہیں ۔ ہمارے تمام معاملات کا حل صرف اور صرف سیرت رسولؐ کو اپنانے میں ہیں۔

ISSN:2582-7553
187 | Page
Peer-Reviewed International Journal
June 2021, Volume 1, Issue 4

# Notes and References

## حوالہ جات:


۱۔ سورہ احزاب: آیت نمبر ۲۱

۲۔ سورہ الاحقاف: آیت نمبر ۱۳ تا ۱۴

۳۔ احمد بن حنبل: المسند، جلد ثالث، صفحہ ۴۱۳

۴۔ سورہ القلم: آیت نمبر ۴

۵۔ احمد بن حنبل: المسند، جلد ثانی، صفحہ ۵۰

۶۔ سورہ الاسرائ: آیت نمبر ۲۳

۷۔ ابن ماجہ: سنن ترمذی، حدیث نمبر ۲۰۰۸، مکتبہ دول الخلیج الریاض

۸۔ سورہ البقرہ: آیت نمبر ۲۶۹

۹۔ امام ترمذی: سنن ترمذی، جلد ثانی، صفحہ ۸۹، باب بافضل طلب العلم

۱۰۔ ابن ہشام: السیرۃ النبویہ، جلد ثانی، صفحہ ۲۸۱

۱۱۔ ابن عبدالبر: جامع بیان العلم وفضلہ، جلد ثانی، صفحہ ۶

۱۲۔ محمد بن محمد الفاسی: مجمع الفوائد، جلد اول، صفحہ ۴۸، مکتبہ اسلامیہ سمندری فیصل آباد

۱۳۔ ابن کثیر: سیرت النبی، اردو ترجمہ، جلد اول، صفحہ ۶۳۱، مکتبہ قدوسیہ لاہور، طبع اول ۱۹۹۶ء

۱۴۔ ابن ماجہ: سنن ابن ماجہ، باب حرمۃ دم المومنین، جلد ثانی، صفحہ ۲۶۸

۱۵۔ ابن سعد: الطبقات الکبری، جلد ثالث، صفحہ ۱۲۹

۱۶۔ امام مسلم: مسلم شریف، کتاب الامارۃ، باب فضیلۃ الامام العادل وعقوبۃ الجائزوا حث علی الرفق بالرعیۃ والنھی عن ادخال المشقۃ علیھم۔

ISSN:2582-7553


۱۷۔ ڈاکٹر حمید اللہ: الوثائق السیاسیۃ لعبد النبوی الی خلافۃ الراشدہ، صفحہ ۵۷، دار النفائش بیروت ۱۹۸۹

۱۸۔ مکمل تفصیل کتب تفاسیر زیر آیت لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ اور کتب سیرت و تاریخ میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں بطور مثال طبری، محمد بن جریر، تاریخ الامم و الملوک المعروف تاریخ طبری، مطبوعہ بیروت ، صفحہ ۷۱

۱۹۔ امام بخاری: الجامع الصحیح، کتاب بد الوحی الی رسول اللہ

۲۰۔ سورہ توبہ: آیت نمبر ۱۰۳

۲۱۔ سورہ البقرہ: آیت نمبر ۲۷۹

۲۲۔ ابن ماجہ: سنن ترمذی، حدیث نمبر ۲۲۷۴

۲۳۔ خطبہ حجۃ الوداع

۲۴۔ ابوعبد اللہ محمد بن عبد اللہ الخطیب التبریزی: مشکاۃ المصابیح، باب من لا تحل لہ مسئلہ، صفحہ ۱۶۳، مطبع نور محمد اصح المطابع کراچی

۲۵۔ امام بخاری: بخاری شریف، جلد ثانی، صفحہ ۹۶۵، مطبع دہلی